20695 ـ سودی مال کا کیا کرے

سوال

میں ایك كمپنی میں ملازمت كرتا ہوں جس نے پانچ برس قبل اپنے ملازمین كو كچھ رقم دی اور یہ رقم بنك كے ایسے اكاؤنٹ میں ركھا جو پانچ برس تك استعمال نہیں كیا جا سكتا، اور اس رقم پر فوائد مل رہے ہیں، وہ یہ مال ملازم كو پانچ برس بعد یا پھر ریٹائرمنٹ كے بعد دیں گے، مجھے علم ہے كہ یہ حرام ہے لیكن ہمیں كوئی اختیار حاصل نہیں. چند ماہ بعد میں كمپنی چھوڑ رہا ہوں اور معلوم كرنا چاہتا ہوں كہ میں اس مال كا كیا كروں، كیا میں اصل مال لوں اور فوائد صدقہ كردوں ؟
آپ سے گزارش ہے كہ میرا تعاون كریں میں گناہ كا مرتكب نہیں ہونا چاہتا.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

پانچ برس بعد جو مال آپ لیں گے وہ اصل مال ـ جو كہ كمپنی كی طرف سے ادا كردہ ہے ـ اور سودی نفع ـ جسے آپ نے فائدہ كا نام دیا ہے ـ سے مل كر بنا ہے، اور اس لیے كہ سودی مال آپ كے لیے حلال نہیں لہذا آپ اصل مال سے زیادہ نہیں لے سكتے، آپ كو چاہیے كہ آپ یہ سودی فوائد بنك كے لیے ہی چھوڑ دیں.

اس لیے كہ اللہ تعالی كا فرمان ہے:

اور اگر تم توبہ كرلو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں .... الآیۃ البقرۃ (279).

مزید تفصیل كے لیےآپ سوال نمبر (22392) كے جواب كا مطالعہ ضرور كریں.

اور اگر بنك آپ كو حرام فوائد دینے كے بغیر اصل مال نہ دے تو پھر آپ اسے لے لیں اور اسے مختلف قسم كے بھلائی اور نیكی كے كاموں میں صرف كر كے چھٹكارا حاصل كرلیں، اور آپ كے لیے ان فوائد كو استعمال كرنا اور ان سے فائدہ لینا جائز نہیں.

اس كی مزید تفصیل كے لیے سوال نمبر (292) كے جواب كا مطالعہ ضرور كریں.

واللہ اعلم .